غلام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی ۱ بیرون ہند سالانہ للعہ

الفضل قادیان

جماعت احمدیہ مسلمہ کا آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | نمبر ۳۴

مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ مطابق ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں الحمد للہ خیریت ہے ظفر احمد پسر حضرت میاں شریف احمد صاحب کی طبیعت اب نسبتاً اچھی ہے مگر منصورہ بیگم دختر نواب محمد علی خان صاحب کو تھوڑے بخار کی شکایت ہے۔ حرم ثانی حضرت خلیفہ ثانی کی طبیعت کچھ علیل ہو گئی تھی۔ مگر اب آرام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے خاندان میں خیریت ہے۔

حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بخیریت ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب و مولانا سید سرور شاہ صاحب وجناب قاضی عبداللہ صاحب دہلی کی کانفرنس سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۳ اکتوبر بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ کی نئی گراؤنڈ کا افتتاح ہوا۔ جو حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے طلباء مذکور کے لئے مرحمت فرمائی ہیں۔ قاضی عطاء اللہ صاحب بی اے ٹیچر مدرسہ احمدیہ نے عربی میں ایڈریس پڑھا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے طلباء کے لئے جسمانی ورزش کی ضرورت کا اظہار فرماتے ہوئے گراؤنڈ کے افتتاح پر

نظم

حضرت نعمت اللہ خان شہید کابل

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

اے شہید امت احمدؐ نبی صد مرحبا
نعمت اللہ خان! گشتی ثانی عبداللطیف
یاد آیا میکہ گفتی "جان فدائی دین کنم"
جاں بدادی وندادی۔ گوہر ایماں زدست
می سزد گر بر تو نازد سرزمین "پنج شیر"
نوجوانِ خوب وضع و خوب شکل و خوبرو
احمدی و مرد صالح۔ با نیاد یا ادب

عہد بیعت را وفا بنمودی از صدق و صفا
سرفدائی حق نمودی۔ چوں حسینؓ در کربلا
از عمل ثابت نمودی۔ آنچہ بُد قولِ شما
آنچہ تو کردی ہمیں کردند مردانِ خدا
کم بزاید مادرے دُرّے بشلت بے بہا
نیک سیرت پاک خو خوش کلام و خوش لقا
مولوی و عالم و پرہیزگار و پارسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن باللہ غلام حضرت فخر الرسلؐ
سنگ باریدند افغاں زانکہ بودی احمدیؐ
گوہر جانت ز سنگ کیں شکستند و مگر
جسم تو شد زیر سنگ و روح تو مرفوع باد
چوں مقدم حسب بیعت دیں بدنیا کردہ
مسکنت بادا بہ جنت نزد آں خیر الرسلؐ
صد ہزاراں رحمتے بر "عبد رحمان شہید"
صد ہزاراں رحمتے بر "سید سلطان شہید"[1]
صد ہزاراں رحمت حق بر روان پاک تو
آہ! نگرفتہ است ظالم عبرت از حال پدر
خون ناحق ریختن گاہے نماند بے بدل
بست و نہم ۲۹ از محرم - روز بد یوم الاحد
سر ز جاں انداختہ یوسف پے تاریخ قتل
عامل قرآن مطیع احمدؐ خیر الوریٰ
وہ چہ خوش ثابت قدم ثابت شدی در ابتلا
بیش تر از بیش تر شد قیمتش در چشم ما
سرخ رو باشی بہ پیش حضرت رب السما
نور ضائے حق نمودی - حق ز تو باشد رضا
ہم بقرب احمدؐ موعود ختم الاولیا
نیز بر عبد اللطیف[2] "فخر امت" ۱۳۲۱ با صفا
نیز بر روح "سعید" و ہم "عمر جانؓ" با حیا
نعمت اللہ خان - شہید نوجوان مرد خدا
کرد تجدید تظلم تا بہ بیند خود سزا
سنۃ اللہ ہست - باشد بہر ہر فعلے جزا
اے "سرت گردم" چو سر کردی براہ دیں فدا
گو "بہ کابل رجم شد آں نعمت اللہ باوفا" ۱۳۴۳ھ

[1] مولوی سید سلطان صاحب ساکن چکینی کوہ سفید جیل خانہ میں شہید ہوئے۔ اور صاحبزادہ محمد سعید خان اور محمد عمر جان جیل میں شہید ہوئے۔

[2] [illegible]

کہ ایسا ہے۔ تو یہ بڑی مسرت کی بات ہے۔ چوتھا بولا کہ بھائی خدا کرے۔ سوراج ہرگز نہ ملے تو مسلمانوں کا یہاں نام تک نہ رہے۔ ابھی سے ورنہ یہ وحشی لوگ ہندوؤں کو گائے بکری کی طرح ذبح کر ڈالینگے۔ ایک اور صاحب بولے۔ جب ان کا یہاں راج تھا۔ اسی طرح ذبح کرتے تھے۔ اور آجکل افغانستان میں اس کا نمونہ دیکھ لو۔ ایک اور صاحب بولے کہ پنڈت مالوی جی اور سوامی شردھانند سوراج کو چھوڑ کر شدھی پر اپنی پوری طاقت کیوں خرچ کر رہے ہیں۔ ان کا یہی مقصد ہے۔ کہ کسی طرح ان وحشی درندوں کو شدھ کر کے انسانیت سکھا دی جائے۔ ورنہ ان بھیڑیوں کے ساتھ رہنا سہنا دو بھر ہو جائیگا۔ سوراج تو ہمیں ضرور ملیگا۔ مگر سب سے پہلا ہمارا کام شدھی اور سنگٹھن ہے۔ اس کے بغیر غیر ممکن ہے بس اس ملاپ کو آگ لگا دو۔ سانپ اور بچھو بھیڑئے اور ریچھ سے بھی کبھی صلح ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد مولانا شوکت علی صاحب پنڈال میں تشریف لائے۔ اور انہوں نے کھڑے ہو کر ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ اور فرمایا کہ مہاتما گاندھی نے یہ ریزولیوشن ارسال فرمایا ہے کہ اس کو پاس کر دو۔ اس میں لکھا تھا کہ مندروں کے منہدم کرنے کے مکروہ فعل کو یہ کانگرس نہایت کینہ پرور اور تہذیب سے گرا ہوا سمجھتی ہے۔ اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہے۔ ان کے اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

دوسرے روز اتوار کو پھر اجلاس شروع ہوا۔ اور ہندو مسلم اتحاد پر بحث شروع ہوئی۔ لالہ لاجپت رائے نے ایک برجستہ تقریر (انگریزی) فرمائی کہ چونکہ تمام ہندوستان کے نمائندے موجود نہیں۔ اس لئے اس سوال کو ملتوی رکھا جائے۔ ساڑھے نو بجے سے جو آپس میں تو تو میں میں شروع ہوئی تو دو بجے تک اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اور کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

الواقعہ :- ایک وزیٹر، کانگریس کمیٹی دہلی۔

مجلس اتحاد دہلی کا ایک نظارہ

اسلام میں مرتد کی سزا

دہلی کی کانفرنس میں ارتداد کی سزا کے متعلق جناب مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے مذہب میں اسلام ترک کر دینے والے کو سنگسار کرنے کی سزا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے ہاں یہی سزا ہے۔ مولوی ابو الکلام صاحب آزاد سے جو نہایت آزاد خیال اور بڑے فاضل بزرگ ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کو خاک میں ملتا ہوا دیکھ کر نہایت بے چینی سے دریافت کیا کہ یہ کس جگہ کے واسطے سزا مقرر ہے۔ مولوی کفایت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ اس جگہ کے واسطے جہاں مسلمان حکمران ہوں۔ ہندوستان کے واسطے نہیں۔ اتنے میں ایک اور مسلمان صاحب کھڑے ہوئے جنہوں نے فرمایا کہ مولوی کفایت اللہ صاحب نے تو آپ کو اتنی خوشخبری سنائی ہے کہ یہ سزا ہندوستان کے واسطے نہیں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سزا کسی جگہ کے واسطے بھی نہیں۔ اور مولوی صاحب قرآن میں سے ایک آیۃ بھی اس مضمون کی نہیں سنا سکتے۔ اس چیلنج پر مولوی کفایت اللہ صاحب کے علم و فضل پر بجلی گری۔ اور وہ سکتہ میں آ گئے۔ کانگریس کے پنڈال میں ایسی سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بعد جناب شردھانند کھڑے ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ خواہ قرآن و حدیث میں یہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔ مگر میرے پاس مولانا عبد الباری کا ایک فتویٰ موجود ہے۔ اور میں اس کو سنانا چاہتا ہوں۔ جس کو پنڈت موتی لال نہرو صدر کانگریس نے روک دیا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ تمام وہ ہندو جو وزیٹر کے طور پر موجود تھے۔ مگر سبجکٹ کمیٹی میں ان کا نام موجود نہیں تھا۔ اس لئے وہ بول نہیں سکتے تھے۔ ان میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ کیا در اصل اسلام ایسا ہی خونخوار مذہب ہے کہ جو جبراً انسان کو قبول کرایا جاتا ہے۔ اور جو ترک کر دے۔ اس کو سنگسار کر دیا جاتا ہے۔ دوسرا بولا۔ ضرور مسلمانوں میں ایسا مسئلہ موجود ہے۔ تب ہی تو نہرو نے سنانے سے روک دیا۔ تیسرا بولا

وی پی کی اطلاع

حسب ذیل ان خریداران الفضل کے نام جن کا چندہ الفضل ۱۵ ستمبر یا ۱۵ اکتوبر تک ختم ہوتا ہے۔ وی پی ہوگا۔ مہربانی فرما کر وصول کر لیں۔ جن کا پرچہ انکاری ہو کر آئے گا۔ ان کے نام تا وصولی قیمت اخبار الفضل بند رہے گا۔ آجکل اخراجات کی کثرت کی وجہ سے ضروری ہے کہ احباب وی پی ضرور وصول کر لیں۔ اور توسیع اشاعت میں خاص کوشاں ہوں۔ ۱۰ اکتوبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

مینیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

173

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لنڈن میں تیسرا ہفتہ

۱۴ ستمبر ۱۹۲۴ء سے ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء تک

(نوشتہ مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت کی صحت اور اس پر خارجی موثرات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت دوسرے ہفتہ کے آخر میں تجیش کی شکایت کی وجہ سے اچھی نہ تھی۔ اور اسپر کثرت کار نے بھی اپنا اثر ڈالا۔ اس مصروفیت میں ہواخوری کے لئے بھی باہر نکلنا بند ہو گیا۔ اور رات کے ایک دو بجے تک برابر مصروف کار رہنا معمولی بات ہو گئی یہ خارجی موثرات تو تھے ہی کہ یکایک ۱۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو قادیان سے ایک برقی پیام مولوی نعمت اللہ خان مبلغ کابل کی شہادت کا آگیا ؛

اس برقی خبر نے قدرتی طور پر حضرت کی تکلیف میں اضافہ کر دیا مگر وہ اپنی علالت کو بھول گئے۔ اور شہید کابل کی جان پر حکومت افغانیہ کے اس سنگدلانہ حملہ نے آپ کو بے قرار کر دیا۔ یہ بے قراری اس محبت اور تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آپ کو اپنے خدام اور سلسلہ کے علم برداروں کے ساتھ ہے۔

کچھ شک نہیں کہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی دردناک موت کی خبر بہت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اس موت سے جس زندگی اور مقام کو اس نے پایا ہے۔ وہ قابل رشک ہے۔

حضرت صاحب ۱۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کو رات کے دو بجے تک بیٹھے رہے۔ طبیعت اس قدر رکر رہی تھی کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد بیٹھے ۔ حافظ صاحب نے قرآن مجید سنا۔ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے آپ کی نظم اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم سنائی۔ اور وہ نظم بھی پڑھی گئی۔ جو پیغامیوں کے نام لکھی گئی ہے۔ جس سے آپ کے ایمان باللہ توکل علی اللہ اور اپنے ساتھ تائید ربانی کے وثوق کامل کی شان نمایاں ہے ؛

اسی سلسلہ میں ایک ہندوستانی طالب علم کے سوالات کے جواب بھی دیتے رہے۔ یہ تمام امور طبیعت کو دوسری طرف متوجہ کرنے کے لئے تھے۔ مگر آ جا کر پھر وہ اسی مرکز پر آ جاتی تھی۔ اور آج ۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء تک وہی سرگرمی اس میں موجود ہے ؛

سفیر ترکی کو تبلیغ

۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کو بعد عصر حافظ روشن علی صاحب اور چودہری محمد شریف صاحب بی اے سفارت ترکی میں تبلیغ احمدیت کے لئے تشریف لے گئے گو سفیر ترکی موجود نہ تھا۔ مگر اس کا نائب اور قائم مقام موجود تھا۔ جس کو سلسلہ کی تبلیغ کی گئی۔ سفیر مذکور ہندوستان کے فتنہ ارتداد سے واقف تھا۔ خلافت احمدیہ کے طریق انتخاب کے متعلق بھی اس نے استفسار کیا۔ اور جب اس کو یورپ اور دیگر ممالک مغربیہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کی پیشگوئی اور اس میں حکومت احمدیہ کے قائم ہو جانے کی پیشگوئی سنائی گئی۔ تو اسے قدرتی طور پر تعجب ہوا۔ مغربی ممالک میں اسلام کے پھیل جانے کے متعلق اس نے دریافت کیا کہ کتنے عرصہ میں ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کی بناء پر اسے بتایا گیا۔ کہ تین صدیوں میں اس کا کامل ظہور ہو جائیگا اس طرح پر اس کو سلسلہ کے متعلق پوری اور کھلی تبلیغ کی گئی سفارت ترکیہ نہایت اکرام اور احترام سے ہمارے مبلغین سے پیش آئی۔ اور ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء کو جمعہ میں جو ایٹ ہوم ہونیوالا تھا۔ اس میں بھی وہ شامل ہوئے۔

چودہری ظفر اللہ خان صاحب اور سفارت افغانیہ

مکرمی چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت شہید کابل کی شہادت پر اپنے ایمانی جوش سے متاثر ہو کر ایک خط سفارت افغانیہ کو انگریزی میں لکھا جس میں حکومت افغان کے اس جفاکارانہ فعل پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور حکومت افغان کو قرآن مجید کے اس وعید کی طرف توجہ دلائی۔ جو قتل مومن کے متعلق آئی ہے۔ سفارت کابل کا اس چٹھی پر غل در آتش ہونا قدرتی امر تھا۔ اور اس کے جواب نے ثابت کر دیا کہ ع

عذر نامعقول ثابت می کند الزام را ۔ بالکل درست ہے

شہید کابل کی شہادت پر حکومت افغانیہ کے فعل کے خلاف احتجاجی جلسہ

۱۶ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حکومت افغان کے اس سنگدلانہ فعل کے خلاف اظہار نفرت کا جلسہ ہو گا (یہ جلسہ ۱۸ ستمبر کو ہوا۔ جس کی خبر ۲۵ ستمبر کے الفضل میں درج کی جا چکی ہے۔ ایڈیٹر) اور اس کے لئے یہاں کے بعض نیک خیال لوگ خود کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جلسہ حکومت افغانیہ کے اس طریق عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریگا اس لئے کہ اس سے آزادی خیال وضمیر کا خون ہو رہا ہے ایک طرف آزادی ضمیر انسان کا پیدائشی حق سمجھا جاتا ہے دوسری طرف اس قدر سنگین ظلم ایک حکومت کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ محض اختلاف عقیدہ کی بناء پر ایک شخص کو نہایت بیدردی سے سنگسار کیا جاتا ہے ؛

سلسلہ احمدیہ اور برطانی پبلک

یہاں کے اخبارات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق اسقدر مضامین شائع کئے ہیں کہ اس سے پہلے اس کی نظیر کسی ہندوستانی کے متعلق نہیں پائی جاتی۔ خواہ وہ پولیٹیکل ریفارمر ہو یا مذہبی انسان۔ اور اس طرح پر سلسلہ احمدیہ برطانی پبلک سے پورے طور پر انٹروڈیوس ہو چکا ہے۔ ۷ ستمبر کو اتوار کے دن مولوی نیر صاحب نے ایک ایٹ ہوم دیا تھا۔ جس میں ایک کثیر تعداد انگریز مردوں عورتوں اور ہندوستانی طالب علموں کی موجود تھی۔ حاضرین میں سفارت ترکیہ کے ارکان اور بعض دوسرے معزز مسلمان بھی تھے۔ جو یہاں ڈاکٹری یا بیرسٹری کی سالہا سال سے پریکٹس کرتے ہیں۔ اخبار نویس اور فوٹوگرافر بھی دوسرے دن کے اخبارات اس جلسہ کے متعلق خبریں لے کر شائع ہوئے۔ اور بعض میں حضرت خلیفۃ المسیح کے فوٹو بھی ہیں ؛

سفارت ترکیہ سے حضرت کا مکالمہ

سفارت ترکیہ کے ساتھ دیر تک حضرت مصروف کلام رہے سلسلہ کے متعلق مختلف سوالات ہوتے رہے اور حضرت اس کا جواب دیتے رہے۔ یہ سوالات معلومات حاصل کرنے کے رنگ میں تھے۔ تمام ارکان نہایت محبت اور اخلاص سے ملے۔ اور آخر تک وہ حضرت کے قریب رہے۔ حضرت نے واضح طور پر حضرت احمد علیہ السلام کے دعویٰ کو بیان کیا۔ اور ان اختلافات کا ذکر کیا۔ جو دوسرے مسلمانوں میں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد میں ہے۔

مولوی نیر کی افتتاحی تقریر

مکرمی مولوی نیر صاحب نے افتتاحی تقریر نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ کی۔ جس میں حضرت کی تشریف آوری کی غرض اور

اشاعت سلسلہ کی راہ میں مشکلات اور روکوں کا ذکر تھا۔ اس کے بعد مسٹر جنجو ہا نے پُرجوش تقریر کی۔ اور حضرت اقدس کے حضور عرض کیا گیا۔ کہ وہ اپنا پیغام اہل یورپ کو پہنچائیں۔ مکرمی چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے حضرت اقدس کا پیغام نہایت قابلیت سے پڑھ کر سُنایا۔ حاضرین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ نہایت توجہ اور محبت سے انہوں نے پیغام محبت کو سُنا۔

مسٹر گپتا کی تقریر حضرت کے پیغام کے بعد مسٹر داس گپتا نے جو یہاں کی پبلک میں بہت مشہور ہیں۔ اور ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین کے سکرٹری ہیں ایک پُرجوش تقریر میں شہید کابل کی شہادت کا اعلان کیا کہ اس کے متعلق ایک احتجاجی جلسہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی کہا کہ میں ہندو ہوں لیکن یہ فعل ضمیر کی آزادی کو روکنے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرے پس اگر آپ لوگ میرے ساتھ متفق ہوں۔ تو اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ چنانچہ سب نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا۔ اور ۱۶ ستمبر اس جلسہ کے لئے تاریخ مقرر کی گئی۔

حضرت نے جو پیغام اس موقع پر دیا۔ وہ درج ذیل ہے:-

حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام اہلِ لنڈن کے نام

(جو ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء کو مسجد پٹنی میں پڑھا گیا)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

شکریہ بہنو اور بھائیو! میں آپ کی اس تکلیف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو آپ نے آج مجھے ملنے کے لئے آنے میں برداشت کی ہے۔

غرض سفر اسکے بعد میں چاہتا ہوں کہ مختصراً اس غرض کو بیان کروں جس کے لئے میں دور کا سفر اختیار کر کے انگلستان پہنچا ہوں۔ میرے مشاغل اور میری ذمہ داریاں مجھے مرکز سے دور جانے کے راستہ میں مانع ہیں۔ اور در حقیقت میرا چند دن کے لئے بھی مرکز سے اس قدر فاصلہ پر جانا کہ مرکز سے فوری مشورہ میں دقت ہو۔ کام میں سخت ہرج واقع کرتا ہے مگر باوجود ان مشکلات کے جو میں نے سفر اختیار کیا ہے تو میرا سیاحت کی غرض سے نہیں بلکہ اس ہمدردی کی وجہ سے جو میں بنی نوع انسان سے محسوس کرتا ہوں۔ میرے سیر کا تو یہ حال ہے جب انگلستان کے لوگ مجھے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ اور انگلستان کے متعلق مجھ سے رائے پوچھتے ہیں۔ تو مجھے یہی جواب دینا پڑتا ہے کہ مجھے آپ کا ملک دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا کہ میں کوئی تفصیلی رائے دے سکوں۔ کیونکہ اس وقت تک تو اکثر دنوں میں مجھے ہوا خوری کے لئے بھی باہر جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ میری سیر وہی کام ہے جس کیلئے میں آیا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں ایسے طریقوں کو دریافت کروں۔ جنکی مدد سے اپنے مغربی بھائیوں اور بہنوں کو وہ پیغام پہنچا سکوں جو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجا ہے۔ واقعات ہمارے مخالف ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہر ایک قدم پر ہمارے راستہ میں مشکلات ہیں۔ اور میرا اس جگہ آنا ہی اس امر پر شاہد ہے کہ مشکلات حد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ مگر باوجود اسکے میں مایوس نہیں ہوں۔ میری سب کوششیں اس محبت کی وجہ سے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملی ہے۔

مخلصانہ کام کا نتیجہ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ مشنری جو میری طرف سے ان ممالک میں کام کرتے ہیں یا کرینگے وہ بھی اسی رُوح سے کام کرینگے۔ اور میں اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے طیار نہیں ہوں۔ کہ جو کام محبت، اخلاص اور استقلال سے کیا جائے۔ وہ بے نتیجہ ہے۔ محبت محبت پیدا کرتی ہے اور ہماری گہری محبت جو اس ملک کے لوگوں سے ہے۔ اور جو ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اپنے ملک سے ہزاروں کوس دور اپنے بال بچوں سے علیحدہ کسی دنیوی فائدہ کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام دنیوی اُمیدوں کو قطع کر کے اس ملک میں کام کریں۔ وہ ضرور ایک دن اس ملک کے لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے رہیگی۔ اگر ایسا نہ ہو تو یقیناً یہ ہماری محبت کی کمی کے باعث سے ہوگا یا اخلاص کے نقص کے باعث۔

مشرق میں کیا تبدیلی ہوئی؟ شاید آپ لوگ حیران ہونگے کہ وہ مشرق جس کی طرف مغرب مشنری بھیج رہا تھا۔ اور بالکل غیر متمدن تھا۔ آج اس میں کیا تبدیلی ہو گئی کہ مغرب کی طرف مشنری بھیجنے لگا۔ میں آپ کی اس حیرت کا جواب وہی دے سکتا ہوں۔ جو ایران کے دربار میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے دیا تھا۔ جب اس سے اس قسم کا سوال کیا گیا تھا تو اس نے کہا کہ بیشک جو عیب ہماری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ہم میں سب موجود تھے۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ اور بے شک ہم ایسے ہی کم ہمت تھے۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول مبعوث کر کے ہماری حالت کو بدل دیا۔ اور ہماری ہمت کو بلند کر دیا ہے اب ہم وہ نہیں جو پہلے تھے۔ اور اب ہمیں وہ چیزیں تسلی نہیں دے سکتیں۔ جو پہلے دیا کرتی تھیں۔ اے بہنو اور بھائیو! ہماری بھی یہی حالت ہے۔ آج سے ۴۴ سال پہلے اسلام کی ایسی ہی حالت تھی۔ کہ اس کے بہترین محافظ اس کی طرف سے لجاجت کے ساتھ معذرت کیا کرتے تھے۔ مگر ۴۴ سال گذرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک رسول کو ہم میں مبعوث کیا۔ جس رسول کو جس کی مختلف ناموں سے پہلے انبیاء نے خبر دی تھی۔ کسی نے اس کا نام مسیح رکھا تھا کسی نے مہدی کسی نے کرشنا اور کسی نے مسیو در بہمی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردہ قوموں پر زندگی کا پانی چھڑکا۔ اور وہ خدا کی نازل کردہ رُوح سے زندہ ہو گئیں اور سینکڑوں سالوں کے قبرستان کو چھوڑ کر آبادیوں اور شہروں میں پھیل گئے۔ تا کہ خدا کے جلال کے لئے شہادت ہوں اور اسکی لازوال طاقتوں پر دلالت کریں۔

ہماری ہر حرکت خدا کے حکم کے ماتحت ہے پس ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کا حکم ہمیں چلاتا ہے۔ ہماری ہر ایک حرکت اور ہماری ہر اک کوشش اس کے خاص منشاء کے ماتحت ہے۔ اور گویا ہماری مثال اس بانسری کی ہے۔ جو ویسی ہی آواز نکالتی ہے جیسی آواز کہ اس کے پیچھے گانے والا نکالتا ہے۔ ہم خدا کے مُنہ میں ایک بانسری ہیں۔ جو اس کی آواز کو دُنیا میں پہنچاتے ہیں۔ اور اس لئے ہم کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی آواز کبھی نیچی نہیں ہوتی۔ نہ تکلیفیں ہمیں خائف کرتی ہیں۔ اور نہ موت ہم کو ڈراتی ہے۔ جیسا کہ افغانستان میں آپ لوگوں نے سُنا ہوگا۔ کہ حکومت ہمارے آدمیوں کو سنگسار کرتی ہے۔ اور رعایا انکو قتل کرتی اور ان کے گھروں کو جلاتی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ ۴۴ سال سے یہی سلوک ہم سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ ہم نے اس ملک کو نہیں چھوڑا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری ترقی اس ملک میں روز بروز ہوتی چلی جاتی ہے۔

ہمارا مشن غرض ہمارا مشن ایک محبت اور خیر خواہی کا مشن ہے۔ اور ہماری ایک ہی غرض ہے۔ کہ جس طرح ہم نے خدا تعالیٰ کو پالیا ہے۔ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس کو پالیں۔ اور اس سے دُوری کی زندگی بسر نہ کریں۔ اور ہم اس ملک میں مسیح کی آمد ثانی کی منادی کرنے آئے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس کے قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں۔ وہ دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور جب تک لوگ اس کے دامن کے نیچے نہ آوینگے۔ اور اپنی زندگی کو اس تعلیم کے مطابق نہ کرینگے جو اسلام نے بیان کی ہے۔ اور جس کی صحیح تشریح کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا گیا ہے۔ اس وقت تک موجودہ فسادات دُور نہ ہونگے۔ اور جھگڑے اور لڑائیاں برابر دنیا کے امن کو برباد کرتے چلے جائینگے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اس سرچشمہ قدوسیت سے دُور رہینگے۔ جس کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

انسان کی پیدائش کی غرض اے بہنو اور بھائیو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah
174

انسان کی پیدائش کی اگر کوئی غرض ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ سے وصال ہے۔ پھر کس طرح دل تسلی پا سکتے ہیں۔ جب تک وہ اس کا وصال حاصل نہ کریں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب دیکھتا ہوں کہ وید کو پڑھنے والا جب وید کو پڑھتا ہے یا اوستا کو پڑھنے والا اوستا کو پڑھتا ہے یا توریت کو پڑھنے والا توریت کو پڑھتا ہے یا انجیل کو پڑھنے والا انجیل کو پڑھتا ہے یا قرآن کو پڑھنے والا قرآن کو پڑھتا ہے۔ اور ان کے ورقوں سے خالق ارض و سما کی شیریں آواز کی گونج کو جو ان لوگوں پر نازل ہوئی۔ جو آج سے ہزاروں سال پہلے گذرے۔ تو اس کے دل میں خواہش نہیں پیدا ہوتی کہ میں بھی خدا کے قریب ہوں۔ اور اس کی دلکش آواز کو سنوں۔ اور اس کی محبت کو انہیں لوگوں کی طرح حاصل کروں یا اس کے دل میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ جب اس زمانہ کے لوگ بھی خدا تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں۔ تو کیوں ان سے خدا تعالیٰ کا سلوک ویسا نہیں جیسا کہ پچھلے لوگوں سے تھا ۔

خدا کا فیضان ہمیشہ جاری ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی خواہشات کے پیدا نہ ہونے کا سبب یہ خیال ہے کہ خدا تعالیٰ کا فیضان پچھلے زمانہ پر ختم ہو گیا۔ مگر اے بہنو اور بھائیو! یہ خیال اس محبت کرنیوالے رب پر بدظنی ہے۔ جس سے زیادہ محبت کرنے والی ہستی اور کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے تعلق کے واسطے سے اب بھی انسان انہیں فیوض کو دیکھتا ہے جن کو پچھلے لوگ دیکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اب بھی اسی طرح کھلے ہیں۔ جس طرح پہلے زمانہ میں کھلے تھے ۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی

پس مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں بے شک ہماری باتیں اس زمانہ کے لحاظ سے عجیب ہیں اور عقل نہیں مانتی۔ کہ اس زمانہ میں یہ باتیں پھیل جائینگی۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی آواز اٹھی ہے ایسے ہی حالات میں اٹھی ہے۔ اور اسی طرح اس کا بلند ہونا ناممکن سمجھا گیا ہے۔ جب حضرت مسیح نے بنی اسرائیل کو خدا کا پیغام پہنچایا یا جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا۔ اس وقت کون تسلیم کرتا تھا کہ یہ لوگ کامیاب ہو جائینگے مگر آخر وہ کامیاب ہو کر رہے۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے بولتے تھے جو تمام دنیا کا بادشاہ ہے اسی طرح اب یہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کامیاب ہو جائیگا۔ مگر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دے چھوڑی ہے ایسا ہی مقدر ہے۔ اور ایسا ہی ہو کر رہے گا ۔

مبارک کون ہے؟

مگر مبارک ہیں وہ جو تعصب کو نظر انداز کر کے سنجیدگی سے اس شخص کی آواز پر کان دھرتے ہیں۔ جو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ یہ دعویٰ معمولی نہیں ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ اس دعویٰ کی تصدیق کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ سب بہنیں اور بھائی جو اس وقت جمع ہیں۔ خواہ آپ کسی ملک اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ پوری توجہ سے اس سلسلہ کی حقانیت پر غور کرنا شروع کرینگے۔ اور اگر ان پر حق کھل جائے تو دلیری سے قبول کرینگے اور دوسروں کو بھی حق کی طرف بلائینگے۔ تا ان کا نام سابقون میں لکھا جائے۔ اور سابقون میں شامل ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ ایسے لوگ اس دنیا میں بھی ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔ اور ان کا نام قائم رکھا جاتا ہے۔ اور دوسری زندگی میں بھی یہ لوگ خاص ترقیات حاصل کرتے ہیں۔

مکرر شکریہ اور دعا

میں ایک دفعہ پھر آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے محبت سے میری باتوں کو سنا ہے اور اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سچائی کے نور کو دنیا میں پھیلائے۔ اور جھوٹ کی تاریکی کا پردہ چاک کرے۔ تاکہ اس کا روشن چہرہ دنیا پر ظاہر ہو۔ اور علم اور عرفان سے لوگوں کے سینہ معمور ہو جائیں۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

مرزا محمود احمدؓ

بہائی عورتوں سے مکالمہ

اس تقریر کے بعد اکثر لوگ رخصت ہو گئے اس جلسہ میں کچھ بہائی عورتیں بھی موجود تھیں۔ انہوں نے حضرت صاحب سے ملاقات کی درخواست کی۔ چنانچہ انکو موقعہ دیا گیا۔ یہ چار خواتین تھیں جنمیں سے تین یورپین اور امریکن تھیں۔ اور ایک ایرانی۔

حضرت نے انکو کہا کہ اگر وہ کوئی سوال کرنا چاہیں۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی جس پر پہلے امریکن عورت نے پھر برطانی عورت نے سوالات کئے۔ اور ایرانی خاتون دونوں کی مددگار رہی ہے۔ مفصل مکالمہ سفرنامہ میں انشاء اللہ شائع ہوگا۔ میں صرف ایک دو باتیں لکھوں گا امریکن خاتون نے عورت اور مرد کی مساوات حقوق پر ایک لمبی تمہیدی گفتگو کے بعد جناب بہاء اللہ کی عظمت کا یہ پہلو بیان کیا کہ اس نے ایک مرد کو ایک عورت سے شادی کرنے کی ہدایت کی اور کثرت ازدواج کو روکا ہے ۔

حضرت نے نہایت مختصر الفاظ اور مسکت طریق سے کہا کہ کیا بہاء اللہ نے خود ایک ہی شادی کی تھی یا اسکی دو بیویاں تھیں؟

اس سوال نے امریکن خاتون اور دوسری بہائی عورتوں پر ایک بجلی سی گرا دی۔ وہ بالکل ساکت اور ششدر ہو گئی۔ اور بڑے فکر کے بعد اس نے ایک توجیہ کی کہ اس نے یہ شادیاں پرانے طریق پر کی تھیں لیکن جب اس نے دعویٰ کیا تو پھر ان بیویوں سے بہنوں کی طرح تعلق رکھا۔ بیویوں کا سا تعلق نہیں رکھا۔

میں اس حالت کو بیان نہیں کر سکتا۔ جب اس کا جواب دیا گیا حضرت نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ میں پوچھتا ہوں۔ بہاء اللہ نے دعویٰ عراق میں کیا تھا۔ اور جب وہ ایڈریانوپل میں تھا اس وقت بھی اس کے بچے پیدا ہوئے تو کیا یہ بچے بیویوں سے پیدا ہوتے یا بہنوں سے؟

ناظرین کی سمجھ میں خود آ سکتا ہے۔ اس جواب نے ان بیچاریوں کی کیا حالت کی ہوگی ۔

اس عورت نے کہا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ تو میں اور سوال نہیں کرونگی۔ ایرانی خاتون نے جب اس کو کہا کہ ہاں ہوئے تھے۔ اور حضرت نے تاریخ کاشانی کے حوالہ سے بتایا۔ تو اس نے اس مسئلہ میں اپنی تقریر کو ختم کر دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد چلی گئی۔ پھر انگریزی خاتون کچھ سوال کرتی رہی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا انگریزی لیکچر

حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے پہلی مرتبہ انگریزی زبان میں بدون مدد کسی ترجمان کے یروشلم میں گفتگو کی تھی۔ اس کے بعد جب کبھی موقع ہوا۔ آپ خود انگریزی میں کلام کرتے ہیں۔ اور انگریزوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہت تھوڑے عرصہ سے انگریزی بولنی شروع کی ہے۔ تو ان کو تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ یہاں کے اخبارات نے بھی آپ کی انگریزی کے متعلق بہت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ خداداد امر ہے عربی آپ بولنے لگے ہیں تو بے تکلف۔ اور انگریزی بولتے ہیں تو بے تکان ۔

اسی سلسلہ میں مجھے یہ بھی تاریخی نقطہ نظر سے کہہ دینا چاہیئے کہ ساحل سمندر سے جو پیغام آپ کا شائع ہوا ہے۔ وہ تار آپ نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس سے بھی پہلے بمبئی اور اور امرتسر کے درمیان بھی ایک تار آپ نے خود لکھا تھا مگر یہ تار جو ساحل سمندر سے دیا گیا۔ بہت اہم امور پر مشتمل تھا اور بہت بڑا تھا۔ اس کے بعد علی العموم تار حضرت کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

۶ ستمبر ۱۹۲۴ء کی شام تاریخ سلسلہ میں یادگار رہیگی جبکہ حضرت نے انگلستان کی پبلک کے سامنے اپنا پہلا انگریزی لیکچر دیا۔ مسٹر داس گپتا نے متواتر آکر درخواست کی تھی کہ ۶ ستمبر کو ہمارا ایک جلسہ ہے۔ اس میں ایک سیلونی بدھ مذہب کے لیڈر بدھ کی زندگی پر لیکچر دینگے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس جلسہ میں آکر ہم کو برکت دیں۔ اور کچھ ارشاد فرمائیں۔ حضرت نے وعدہ فرمالیا۔ چنانچہ اس کے لئے حضرت نے ایک چھوٹا سا مضمون لکھا۔ اور اس کا ترجمہ کیا گیا۔ جس کو خود حضرت نے انگلستانی پبلک کے سامنے پڑھا۔ حاضرین نے اس مضمون کو ازبس پسند کیا۔ اور اس کا اظہار انہوں نے اپنے انگلستانی طریق پر متعدد مرتبہ چیئرز کیا۔ وہ مضمون حسب ذیل ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا پہلا انگریزی لیکچر

(یہ لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح نے ۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کی رات کو ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین کے اجلاس منعقدہ گلڈ ہوس میں بزبان انگریزی خود پڑھا)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے رحم اور فضل کے ساتھ

ہو الناصر

صدر مجلس! بہنو! اور بھائیو! گو آج آپ ایک اور لیکچر کے سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مگر مسٹر کے این داس گپتا ڈائرکٹر آف دی یونین آف دی ایسٹ اینڈ ویسٹ نے چونکہ مہربانی سے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں بھی چند منٹ کے لئے بولوں اس لئے میں بھی اپنے چند خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

سوسائٹی کی غرض سے اتفاق

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سوسائٹی کی اصل غرض کے سوا اور کوئی مضمون ایسا لطیف نہیں ہوگا۔ جس کے متعلق میں آج آپ لوگوں کے سامنے کچھ کہوں۔ اس سوسائٹی کی غرض جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مشرق مغرب کے درمیان اتفاق ہے۔ اور اس غرض سے مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ کیونکہ میں جس بزرگ کی پیروی کا فخر کرتا ہوں۔ اور جس کی نیابت کا عہدہ خدا تعالےٰ نے محض بندہ نوازی سے مجھے عطا فرمایا ہے۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے اس لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ کہ تمام دنیا سے فساد کو دور کرے۔ اور سب لوگوں میں محبت اور پیار کی روح پھونکے۔ اس کے عہدوں میں سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوئے ایک سلامتی کا شہزادہ بھی تھا۔ کیونکہ وہ سب دنیا کو سلامتی دینے کے لئے آیا تھا۔ پس مجھے اور ہر ایک میرے ہم مذہب کو اس امر کو دیکھکر کہ کوئی جماعت اس فرض کو پورا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ جس کے لئے ہمارا امام بھیجا گیا تھا۔ نہایت ہی خوشی پہنچتی ہے۔ پس طبعاً مجھے آپ کی ایسوسی ایشن سے ایک انس ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ آپکے کام میں برکت دے۔ اور آپ کی ہمتوں کو بلند کرے۔

مرکزی ہستی کی طرف بڑھو

بہنو! اور بھائیو! میں ایک بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو یقیناً آپ کے کام میں ممد ہوگی اور جس کے بغیر حقیقی کامیابی مشکل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ کو اسی ہستی کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ جو تمام عالم خلق کے لئے بطور مرکز کے ہے۔ ایک دائرہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے۔ کہ تمام بُعد مرکز سے بُعد کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور جوں جوں ہم مرکز کے قریب ہوتے جائیں۔ خواہ ہم کسی جانب سے بھی کیوں نہ چلے ہوں ہم ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر ہم مرکز تک پہونچنے کی توفیق پالیں۔ پھر تو ہم میں کوئی جدائی رہتی ہی نہیں۔

اس تمام عالم خلق کا مرکز خدا ہے۔ اور بغیر اس کی کامل محبت کے اور اس کے قرب کے ہم حقیقی اتحاد پیدا نہیں کر سکتے۔ جھگڑے تب ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جب کہ ہم اس کی طرف سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اس کی کامل محبت ہمارے دلوں کو نفرت اور حقارت کے جذبات سے بالکل خالی کر دیتی ہے لوگ ضرب المثل کے طور پر بھائیوں کی محبت کو پیش کرتے ہیں۔ مگر یہ محبت کس سبب سے ہے۔ اسی لئے کہ ان کے وجود میں لانے والی ہستی ایک ہے۔ اولاد کا ماں سے یا باپ سے تعلق۔ انکے باہمی تعلقات کو مضبوط کر دیتا ہے۔ اسیطرح جب لوگ خدا تعالےٰ کی محبت کو دوسری باتوں پر ترجیح دینگے تو ان کے باہمی تعلقات مضبوط ہونگے۔ اور وہ محسوس کرینگے کہ جب ان سب کا پیدا کرنے والا ایک ہے۔ اور وہ ایک ہی ہستی کے دامن رحمت کے سایہ کے نیچے بیٹھے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ وہ ایک دوسرے کی نسبت نفرت اور حقارت کے جذبات کو پیدا ہونے دیں۔

دنیا میں امن کس طرح ہوسکتا ہے

دنیا کا امن دنیا کے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صلح کرانیوالا یا مغربی ہوگا یا مشرقی۔ اور اس وجہ سے ایک یا دوسری قوم اس کی کوششوں کو شک کی نگاہوں سے دیکھے گی۔ صلح اس ہستی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی ہے۔ بلکہ سب جھگڑوں سے پاک ہے۔ اسی ذات کی طرف قدم بڑھانے سے ہم درحقیقت ایک دوسرے کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ اور جو اس کی طرف سے آئے۔ وہی ہم کو جمع کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ وہ مشرقی یا مغربی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بھی مشرق ومغرب کی قید سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

بلاوجہ جھگڑا فساد

میں سخت حیران ہو جاتا ہوں۔ جب دیکھتا ہوں۔ کہ بلاوجہ بے سبب قومیں آپس میں کیوں عداوت کرتی ہیں۔ رہائش کی جگہ کے اختلاف اور دلی منافرت اور عداوت کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ کیا کوئی ملک ہے۔ جو سب دنیا کی آبادی کو جمع کر سکتا ہے۔ کیا یورپ یا اس کے مختلف بلاد امریکہ افریقہ اور ایشیا کی آبادی کو جگہ دے سکتے ہیں۔ کیا افریقہ امریکہ یا ایشیا دوسرے براعظموں کی آبادی کو سنبھال سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو جو بُعد محض ضرورت کی وجہ سے ہے۔ اور جس کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اس کے سبب سے اس قدر جھگڑا اور لڑائی کیوں ہے۔ میں مذہبی۔ تمدنی اور علمی اختلاف کو دیکھتا ہوں۔ تو بھی وجہ اختلاف کی نظر نہیں آتی۔ اگر کوئی قوم دوسری قوموں سے مذہبی۔ تمدنی یا علمی ترقی میں بڑھی ہوئی ہے۔ تو اس کو دوسری قوموں کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے نہ کہ اس سے نفرت کرنی چاہیئے۔ ایک گرے ہوئے بھائی کی حالت کو دیکھکر ایک شریف آدمی کے دل میں اظہار ہمدردی پیدا ہوتا ہے۔ یا اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دوستی تو وہی ہے۔ جو تکلیف کے وقت میں ظاہر ہو نہ کہ وہ جس کا اظہار آرام و راحت کے زمانہ میں کیا جائے۔ پھر جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ قوموں کی ترقیات اور ان کے تنزل دَوری ہیں۔ آج ایک قوم ترقی کرتی ہے۔ کل دوسری۔ کونسی قوم ہے۔ جس نے شروع دنیا سے علم کی مشعل کو اونچا رکھا ہو۔ پھر کس قوم کا حق ہے۔ کہ وہ دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ دنیا کی ہر ایک قوم ایک دوسرے کی شاگرد ہے۔ باری باری سب ہی استادی اور شاگردی کی جگہیں تبدیل کرتے چلے آئے ہیں۔ پھر یہ اختلاف اور منافرت کیوں ہے اس وجہ سے کہ لوگ اپنے آپ کو اس دنیا میں محدود سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے جہات کا اختلاف اور حالتوں کا تغیر ان کے قلوب پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ جس دن دنیا کا یہ نقطہ نگاہ بدلا اسی دن سے صلح اور امن کا دور دورہ شروع ہو جائے گا۔

ہمارا مقام

بہنو! اور بھائیو! آؤ ہم اپنی نظر کو ذرا اونچا کریں۔ اور دیکھیں کہ ہم صرف اس دنیا کے ساتھ جو سورج کے گرد زمین کی گردش کی وجہ سے مشرق ومغرب میں منقسم ہے۔ تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ ہماری جگہ بہت وسیع ہے۔ ہم اس خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تمام عالم کا پیدا کرنیوالا ہے۔ پس ہمارا مقام سورج سے بھی اونچا ہے۔ اور مشرق مغرب ہمارے غلام ہیں۔ نہ کہ ہم مشرق ومغرب کے غلام۔ ہم سمجھدار ہو کر ان باتوں سے کیوں متاثر ہوں۔ جو صرف نسبتی اور وہمی ہیں۔ مشرق ومغرب کا سوال لوگوں کے امن کو برباد کر رہا ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ مغرب کہاں ہے۔ جو کسی دوسری جہت سے مشرق نہیں۔ اور وہ مشرق کہاں ہے۔ جو کسی دوسری جہت سے مغرب نہیں۔ آؤ ہم اپنے آپ کو ان وہموں سے اونچا ثابت کریں۔ اور اس مرکز خلق کی طرف توجہ کریں۔ جو سب کو جمع کرنے والا ہے۔

175
Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز معاصر "وکیل" اور حکومت کابل

افغانستان میں ایک احمدی کی سنگساری

کیا احمدی عقائد اختیار کرنا ارتداد ہے

ارتداد کی شرعی سزا کیا ہے

(ـــــــ)

محض احمدی ہونے کی وجہ سے جب حکومت کابل کے حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب شہید کو سنگسار کرنے کی خبر شائع ہوئی۔ تو سب سے پہلے معاصر "وکیل" (۷ ستمبر) امرت سر نے اسکے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے یہ لکھا۔ "حیرت ہے۔ کہ اسلامی فرقوں سے اس درجہ سخت گیری کا سلوک ہو۔ کہ ایک شخص کو محض اس جرم پر کہ وہ احمدی ہے۔ سزا دی جائے۔ اور سزا بھی ایسی جو اپنی نوعیت اور نتیجہ کے اعتبار سے انتہائی ہو۔" اس کے ساتھ ہی اس سزا کی وجہ یہ خیال کی تھی کہ "علت اہلاک درجم محض احمدیت نہیں۔ بلکہ تبلیغ احمدیت ہوگی"۔ اس کی نقل کرتے ہوئے دیگر مسلمان اخبارات نے اور خاص کر سیاست زمیندار۔ ہمدم۔ مسلم راجپوت گزٹ وغیرہ نے بھی احمدیت کی بنا پر سنگساری کی سزا دینے سے پر زور انکار کرتے ہوئے اس کی وجہ کوئی سیاسی جرم "خیال کیا تھا۔ لیکن جب کابل کے سرکاری اخبار "حقیقت" سے ثابت ہو گیا۔ کہ یہ ظالمانہ سزا محض احمدی ہونے کی وجہ سے دی گئی ہے۔ تو معاصر "ہمدم" اس بارے میں خموش ہو گیا اور اب تک اگر اس نے اپنے ایڈیٹوریل میں اس جفا کاری اور ظلم صریح کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ تو تائید بھی نہیں کی یہی رویہ عام طور پر دیگر با اثر مسلمان اخبارات نے اختیار کیا۔ لیکن "زمیندار" اور "سیاست" نے اپنی پہلی تحریروں پر خاک ڈالتے ہوئے کابل کے اس شرمناک فعل اور ننگ اسلام حرکت کو جائز ثابت کرنے کے لئے اپنے صفحات سیاہ کرنے شروع کر دیئے۔ اور عجیب عجیب مضحکہ خیز تاویلیں پیش کیں۔ اور یہاں تک قساوت قلبی سے کام لیا۔ کہ تمام روئے زمین کے احمدیوں کی کم از کم سزا قتل قرار دی۔ لیکن جہاں یہ اسلام کے لئے باعث ننگ و عار اور ضمیر فروش اخبارات اس ظلم کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ وہاں اخبار "وکیل" جیسا معزز اور با اثر اخبار حق کی تائید میں آواز بلند کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اور بہت بڑی جرأت اور مردانگی سے کام لے کر اس نے اپنے ۲۷ ستمبر کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوانوں کے ماتحت ایک پر زور لیڈنگ آرٹیکل شائع کر کے ثابت کر دیا۔ کہ جس بات کو اس کے ضمیر نے ابتدا میں ظلم و ستم سمجھا تھا۔ جب وہ پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ تو پھر وہ اس کے نزدیک "زمیندار" اور "سیاست" کی طرح احکام شرعی کا نفاذ عین اسلام اور شریعت غرا کی حقیقی تعلیم نہ بن گئی۔ بلکہ اس وقت بھی وہ ظلم اور اسلام کے روشن نام پر سیاہ دھبہ ہی رہی۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانا اسلام کو ظالمانہ اور جابرانہ مذہب ہونے کے اعتراض سے بچانے کے لئے ضروری تھا۔

معاصر موصوف کی اظہار حق اور تائید صداقت کے متعلق اس جرأت کی اہمیت اس وقت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ ایک طرف تو ہندوستان کے "علما" جو پورے طور پر شرٌ من تحت ادیم السما کے مصداق ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے دیرینہ کینوں اور بغضوں کی وجہ سے کابل کے اس ظالمانہ فعل کی حمایت میں کھڑے ہیں۔ اور اسے اسلام کی صحیح تعلیم کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف "زمیندار" اور "سیاست" جیسے اخبارات کابل کی تائید میں سارا زور صرف کر رہے ہیں۔

ممکن ہے۔ اس اظہار حق کی وجہ سے معاصر "وکیل" کو حق کے مخالف نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور اس کے خلاف غلط الزامات لگا کر عوام کو گمراہ کرنا چاہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت جبکہ کابل کے سفاکانہ فعل کی تائید میں "علما" اور بعض مسلمان اخبارات کے شرمناک شور و شر نے اور اس فعل کو ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنے والے مسلمانوں اور مسلمان اخبارات کی خموشی نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور مخالفین کو طرح طرح کے اعتراضات کرنے کا موقع دیا ہے۔ جیسا کہ آریہ اخبارات سے ظاہر ہے۔ تو اخبار "وکیل" نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو غیر مذاہب کے سامنے اور خاص کر آریوں کے مقابلہ میں شرمندہ اور لاجواب ہونے سے بچا لیا ہے اس وجہ سے مسلمانوں کو اخبار "وکیل" کا خاص طور پر شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ تمام کے تمام مسلمان ایسے نہیں ہیں۔ جو ایک ناحق اور ناجائز امر کی اس لئے تائید اور حمایت کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ کہ اس کا تعلق ایک فرمانروائے ملک کے ساتھ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک غریب اور قلیل التعداد جماعت ہے۔ بلکہ ان میں ایسے صداقت پسند اور باہمت انسان بھی ہیں۔ جو ظلم کو ظلم ہی قرار دیتے ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک کے بادشاہ سے ہی سرزد ہو۔ اور اسلام کو بدنام کرنے والے ہر فعل کو خلاف اسلام کہنے کیلئے تیار ہیں۔ خواہ اس کا ارتکاب کوئی تاجدار ہی کرے۔

اخیر میں ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ چونکہ ایسے وقت میں ثابت شدہ حق و صداقت کی حمایت میں کھڑا ہونا جب کہ فریقین میں سے ایک فریق جماعت احمدیہ ہو۔ اور دوسرا فریق کابل کا تاجدار۔ سوائے اس کے نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام کی محبت اور اس کی حفاظت کا جوش سینہ میں موجزن ہو۔ اس طرح کابل کے اس فعل کے متعلق مسلمانان ہند کے رویہ سے جو رنج و افسوس حق پسند اصحاب کو ہوا تھا۔ اس میں نہ صرف معاصر "وکیل" نے کمی کر دی بلکہ شجاع امید بھی پیدا کر دی ہے۔ دعا ہے۔ خدا تعالٰے ایسے لوگوں میں اضافہ فرمائے۔ جو اسلام کی محبت کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ کرنے والے نہ ہوں۔ اور اسلام کی خاطر اظہار صداقت سے کسی موقع پر بھی باز نہ رہیں۔

کیا امید کی جائے۔ کہ وہ اصحاب جو دل سے کابل کے مذکورہ بالا فعل کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے۔ اور اسے اسلام کے لئے قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ مگر عوام اور مولویوں کے شور و شر کی وجہ سے اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے۔ وہ معزز اخبار "وکیل" کے نمونہ سے جرأت پا کر اپنی رائے کا اظہار کرینگے ورنہ اس وقت ان کی خموشی اسلام کے لئے بہت نقصان رساں ثابت ہوگی۔ جس کا اندازہ ان اعتراضات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو آریہ اخبار مسلمان علما کے رویہ اور کابل کے ظالمانہ فعل پر کر رہے ہیں۔

معاصر وکیل کا مضمون حسب ذیل ہے:۔ (ایڈیٹر)

"ہم نے وکیل کی کسی گذشتہ اشاعت میں "ایک احمدی کو سنگسار کیا گیا"! کے عنوان سے ایک نوٹ سپرد قلم کیا تھا۔ جس میں افغانستان کے روشن دل اور آزاد خیال حکمران سے محض احمدیت کی بنا پر کسی کو رجم جیسی انتہائی سزا دینا مستبعد بتایا تھا۔ افغانستان کے طول و عرض میں ہندوؤں کے مذہبی جذبات و حسیات کا احترام کرتے ہوئے گاؤ کشی کے امتناع۔ سکھوں کو رسوم مذہبی کے ادا کرنے میں کافی آزادی وغیرہ رواداری امور کا تذکرہ کرتے ہوئے اسبات پر حیرت کا اظہار کیا گیا تھا کہ اسلامی فرقوں سے اس درجہ سخت گیری کا برتاؤ کیونکر روا رکھا گیا۔ اسکے علاوہ یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ شاید تبلیغ احمدیت کی وجہ سے جسے افغانی قوم کی اشتعال پذیر طبائع کو مد نظر رکھتے ہوئے وہاں ممنوع قرار دیا گیا ہے یہ سنگساری عمل میں آئی ہوگی۔ یہ جو کچھ ہم نے لکھا تھا۔ اس حسن ظن کی بنا پر لکھا تھا۔ جو ہمارے دل میں شہریار افغانستان کی نسبت جاگزیں ہے۔ لیکن ہنوز کوئی قطعی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد افغانستان کی شرعی عدالت کا فیصلہ اخبار "حقیقت" کی وساطت سے پہنچا۔ جس کا ملخص ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

یہ کچھ عرصہ سے شیر پور کی حدود میں ایک شخص مسمی نعمت اللہ خاں دین اسلام اور شریعت و مذہب حنفیہ کے مسلمہ عقائد کے خلاف خیالات بیان کر رہا تھا۔ اور لوگوں کو اپنے باطل عقائد کی طرف دعوت بھی دیتا تھا۔ یہ شخص محکمہ شرعیہ ابتدائیہ و محکمہ مرافعہ مرکزی کابل کے علماء اعلام کے فیصلے کے مطابق سنگسار کر دیا گیا۔ فیصلہ عدالتہائے افغانستان کی تلخیص یہ ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آج محکمہ شرعیہ ابتدائیہ کابل میں ملا نعمت اللہ ولد امان اللہ کو قوماندان کوتوالی نے پیش کیا - اس پر مرزا غلام احمد کے پیرو ہونے کا الزام لگایا گیا - اس شخص نے مذہب حنفی کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود کہا - کہ مرزا غلام احمد مذکور مسیح موعود اور مہدی مسعود اور نبی ظلی یعنی نافی الرسول ہے - اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام جسمانی صورت میں زندہ نہیں ہیں - نہ وہ نازل ہوں گے - اس شخص نے ان تمام معتقدات کے پیرو ہونیکا اقرار کیا - جن کے معتقد مرزا غلام احمد قادیانی تھے - حالانکہ ان کے کفر والحاد و بدعت کا حال مشہور ہے - اور جو کتابیں انہوں نے لکھی ہے - وہ ایسے کلمات سے مملو ہیں - جو صریح کفر ہیں - ملا نعمت اللہ کا ان کتابوں کی حقیقت پر ایمان رکھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مذہب کی رو سے کفر والحاد ہے پس مذہب ابوحنیفہ کے اصول کے مطابق ایسے شخص کی سزا قتل ہے"

اس کے بعد عدالت مرافعہ نے بھی یہی فیصلہ بحال رکھا - اور ہیئت عالیہ تمیز نے بھی مندرجہ تحت الفاظ میں تصدیق کی :-

"محاکمات شرعیہ کے مطابق یہی فیصلہ صحیح ہے - نعمت اللہ مذکور کو مجمع عفیر کے سامنے رجم وسنگسار کیا جائے"

یہ ہے خلاصہ اس فیصلہ کا جو افغانستان کے مفتیوں اور قاضیوں نے یا دوسرے الفاظ میں شرعی عدالتوں نے نعمت اللہ خان احمدی کے خلاف صادر کیا ہے - اور جس کے متعلق ہندوستان کے حاملین شریعت نے استحسان کا اظہار کیا ہے - جمیعۃ العلماء دہلی اور علماء دیوبند نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے - اس فیصلہ کو عین مطابق اسلام قرار دیتے ہوئے امیر افغانستان کو تحسین وآفرین کے تار ارسال کئے ہیں -

علماء کی شان تو اس سے بالا تر ہے - کہ ہم ان کے متعلق کسی قسم کی لب کشائی کی جرأت کر سکیں - البتہ ہمیں افسوس ان جرائد اسلامیہ پر ہے جنہوں نے حکومت افغانستان کی بیجا طرفداری کے جوش میں اس امر کو قطعاً فراموش کر دیا ہے - کہ اس غیر اسلامی فیصلہ کو مطابق اسلام قرار دینے سے دین الفطرۃ کے دامن پر بدنما دھبہ تو نہیں لگیگا ؟ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ افغانستان کے اس فیصلے سے پہلے بہت سے مسلم معاصرین فرقہ احمدیہ کو ایک اسلامی فرقہ تسلیم کرتے تھے - اور فتنہ ارتداد کے متعلق اس کے افراد کی مساعی حسنہ کو اپنے کالموں میں انتہائی استحسان کے ساتھ درج کیا کرتے تھے - ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے متعلق ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان اختلافات کو فرعی قرار دیتے تھے - جو احمدی و غیر احمدی مسلمانوں کے عقائد میں موجود ہیں - پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ اب کونسا نیا تغیر فرقہ احمدیہ کے عقائد میں رونما ہو گیا ہے - کہ وہ ایک احمدی کو مرتد قرار دینے لگے ہیں -

ہم پوچھتے ہیں - کہ جو لوگ خدائے قدوس کی توحید پر ایمان رکھتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہیں - قرآن پاک کو کتاب اللہ مانتے ہیں - کعبہ مقدسہ کی جانب نمازیں ادا کرتے ہیں - ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھا لیتے ہیں - غرض تمام ارکان اسلام میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کیا صرف اس بناء پر کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے عنصری جسم کے ساتھ آسمان پر چلے جانے کے قائل نہیں - اور مرزا صاحب کو فنافی الرسول شریعت محمدیہ کا تابع اور ظلی نبی سمجھتے ہیں - انہیں مرتد یا کافر قرار دینا جائز ہے - کیا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو آپ فراموش کر چکے ہیں - قرآن حکیم کی یہ آیت کہ یاایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا الخ - سورۃ نساء اس امر کی اجازت دیتی ہے - کہ ایسے گروہ کی تکفیر کی جائے جو سلام کرنا تو درکنار قرآن پڑھتا ہے - نمازیں ادا کرتا ہے - روزے رکھتا ہے - رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر مواظبت کے ساتھ عامل ہے - اشاعت اسلام کیلئے ہم سے زیادہ بے چین ہے کیا ایسے شخص کو جو اس قسم کے ایک اسلامی فرقہ کا ہم خیال ہو جائے - اسے مرتد قرار دینا قرین انصاف ہے -

اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے - کہ احمدیت ارتداد کی مترادف ہے - تاہم یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ کیا محض ارتداد کی سزا قتل یا رجم اسلامی تعلیم کی رو سے ثابت ہے - قرآن کریم میں تو ارتداد کے لئے کوئی دنیوی سزا نہیں بتائی گئی - البتہ آخرت کی سزا کا ذکر آیا ہے - ارشاد ہوتا ہے -

ومن یرتدد منکم عن دینہ جو شخص تم میں سے اپنے دین فیمت وھو کافر فاولٰئک سے پھر جائے - یا مرتد ہو جائے حبطت اعمالھم فی اور اسی حالت میں مرجائے - ایسے الدنیا والآخرۃ واولٰئک لوگوں کے اعمال دنیا وآخرت میں اصحب النار ھم فیھا ضائع ہو جاتے ہیں - اور یہ دوزخ خالدون (بقرہ ع ۲۷) میں ہمیشہ رہیں گے -

بجائے اس کے کہ مرتد کی سزا رجم یا قتل ثابت ہو - اس آیت میں فیمت کے لفظ پر غور کیا جائے - تو رجم وقتل کی صریح نفی نکلتی ہے - یعنی آخرت کی سزا بھی اسی صورت میں اسکو ملے گی - کہ وہ ارتداد ہی کی حالت میں فوت ہو جائے اور اگر اپنی طبعی موت سے پہلے دوبارہ تائب ہو کر ایمان لے آئے - تو سزائے آخرت سے بھی محفوظ ہو جائے گا -

رہی فقہ حنفیہ سو وہ بھی جیسا کہ ہمعصر پیغام صلح نے لکھا ہے - اس خصوص میں رجم وقتل کی موید نہیں - اس میں بھی جن حالات میں مرتد کیلئے قتل کی سزا تجویز کی گئی ہے - وہ سیاسی ہیں - مذہبی نہیں - ہدایہ میں یہ الفاظ ہیں - ولا تقتل الا دفعا لحراب - یعنی مرتد کو قتل کرنا اس حالت میں جائز ہوگا - جبکہ وہ حربی ہو - حاشیہ پر اس کی تشریح میں لکھا ہے - فکان القتل عنہا ستر لما قتل کے لئے حربی ہونا ضروری للحراب لان الکفر لیس بمبیح ہے - کیونکہ محض کفر قتل کو للقتل - مباح نہیں بناتا

اس سے صاف ظاہر ہے - کہ فقہ حنفیہ بھی محض ارتداد کو مستوجب قتل نہیں ٹھہراتی - ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ مرتد کی سزا قتل یا رجم کہاں سے نکالی گئی -

اگر حکومت افغانستان نے کسی سیاسی امر کی بناء پر احمدی کا قتل مناسب خیال کیا تھا - تو اسلام کے دامن کو اس سیاہ دھبے سے آلودہ نہیں کرنا چاہیئے تھا - وہ اپنے فیصلہ میں صاف لکھ سکتی تھی - کہ اس شخص کو کسی سیاسی امر کی بناء پر قتل یا سنگسار کیا جاتا ہے - اس نے محض ارتداد کو موجب رجم قرار دینے میں غلطی کی - اور شریعت سے منسوب کر کے اس غلطی کو اور بھی غلیظ بنا دیا - ہمارے بعض علماء و معاصرین نے اس غلطی کی تائید کرنے میں اسلام کی نہیں - بلکہ اپنے معاندانہ جذبات کی ترجمانی کی ہے -

---

سنگباری کی وحشیانہ سزا

الہ آباد کا مشہور انگریزی اخبار لیڈر اپنے ۲۵ ستمبر کے پرچہ میں مندرجہ بالا امور سے لکھتا ہے -

"نعمت اللہ خان کی ہلاکت کے لئے جو خلاف انسانیت اور انتہا درجہ کا سفاکانہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے - وہ یقیناً سارے دنیا کی مہذب اقوام کے دل کو ہلا دیگا - ایک احمدی نامہ نگار کا بیان ہے - کہ اس غریب کو کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا گیا اور اسکے ساتھ ساتھ اعلان کرتی گئی - کہ اسے کفر کے جرم میں سنگسار کیا جائے گا - لوگ اکٹھے ہو کر اسکی خوفناک ہلاکت کا مشاہدہ کریں پھر اسے چھاؤنی میں ایک کھلی جگہ لیجا کر کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا - تب کسی نے اس پر پہلا پتھر پھینکا - اسکے بعد چاروں طرف سے اس پر پتھروں کی بارش ہونے لگی - جو اسوقت تک جاری رہی جب تک کہ وہ ایک بڑے ڈھیر کے نیچے دب نہ گیا - قتل کا یہ وحشیانہ طریقہ کابل کی حکومت کے حکم سے عمل میں لایا گیا - جس نے حکم دیا تھا کہ عوام الناس کی موجودگی میں ہلاک کیا جائے جس ملک میں لوگوں کو ضمیر کی آزادی حاصل نہ ہو -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

176

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ اور پرکاش

(۳)

پرکاش کا ایک پرچہ میری نظر سے گذرا۔ جس میں ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک بے تار برقی پیغام پر اعتراض ہے۔ جو ۲۱ اگست کے الفضل میں درج ہوا ہے۔

پرکاش جو اسلام و احمدیت کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اور جس کی ہیکل کا ذرہ ذرہ کفر وجود اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے خلفاء کے حقد و ضغن سے معمور ہے۔ اور جس کے کان ہر وقت اسلام اور احمدیت کی تباہی کی خبر سننے کے منتظر رہتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے۔ کہ اس کو ہماری اور ہمارے اموال کی اس قدر فکر و ہمدردی کیوں ہے۔ بالفرض اگر ہم ساٹھ ستر ہزار روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ تو اس کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ یہ وہی روپیہ ہے۔ جو اگر اس مد میں خرچ نہ ہوتا۔ تو نیوگ اور لنگ پرستی کے ایسے عقائد باطلہ و اعمال فاسدہ کی تردید ہی میں خرچ ہوتا۔ پس باوجود اس کے اس کا یوں آتش زیرپا ہونا بتا رہا ہے۔ کہ در اصل بات کچھ اور ہے وہ خوب سمجھتا ہے۔ کہ امام کا سفر ایک بہت بڑے مذہبی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ اور ویدک دھرم اور دیانندی مذہب کی ہلاکت کے دن اسے اپنے گھر کے سامنے نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے وہ لوگوں میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے جہاں تک ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اور بن پانی ڈوب کر مر رہا ہے۔ اسے کیا معلوم کہ خلیفہ تقی الدین کون ہے۔ حضور کا کتنا قریبی رشتہ دار ہے۔ اور اس صالح نوجوان کی تعلیم و تربیت خود امام ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ پاسپورٹ لے کر اپنی تعلیم کے لئے اجازت کا ہمہ تن گوش منتظر تھا۔ جس جہاز میں اس نے روانہ ہونا تھا۔ اس کی تاریخ روانگی بالکل قریب تھی۔ اگر اسے بذریعہ تار اجازت نہ آتی۔ تو بہت سا نقصان مالی بھی تھا۔ اور بعض دیگر مقاصد میں بھی فتور پڑتا۔

حضور دمشق و شام سے پورٹ سعید ایسے تنگ وقت میں پہنچے۔ کہ بمشکل جہاز پر سوار ہو سکے۔ بلکہ آپ کے دو ساتھی جنہیں ایک پریس رپورٹر اور دوسرا سکرٹری اشاعت تھا بچھڑ گئے۔ بمشکل ٹامس کک کے دفتر سے کچھ تار اور ڈاک لی گئی۔ اور نہایت ضروری امور کا جواب آپ نے جہاز ہی سے دیدیا۔ کیونکہ یہ سب امور موقت تھے۔

امیر کابل کو ایک کتاب جو ابھی چھپ کر تیار ہوئی تھی اور جس کا معاملہ سپریم کونسل میں چل رہا تھا۔ کہ اس کو کس طرح پر بھیجنا چاہیئے۔ اور جس کی نسبت پہلے ایک وفد کی تجویز تھی۔ آخری فیصلے کے لئے جب بذریعہ تار حضور میں پیش ہوا۔ تو پیش آمدہ حالات کے ماتحت (جن میں سے ایک قضیہ تو پبلک میں آ بھی چکا ہے۔) حضور کے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ بذریعہ تار ہی اس کے متعلق ہدایت فرمائیں۔

باقی رہے۔ بچوں کے نام۔ سو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام میں حکم ہے۔ کہ ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے۔ یہ بچے ان اصحاب کے ہیں۔ جو حضور سے نہایت محبت و اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنکے اسماء حضور ہی نے رکھنے تھے۔ دمشق و شام جانیکی وجہ سے حضور کو اوّل تو خبر دیر میں پہنچی۔ پھر پورٹ سعید ٹھیر نہ سکے۔ اسلئے بے تار پیغام دینا پڑا۔

میر محمد اسحاق صاحب سلسلہ کے نامور فاضل۔ اور اسکے کئی اہم صیغوں کے انچارج ہیں۔ اور احمدیہ کالج کے پروفیسر۔ اور حضرت ام المومنین کے بھائی۔ آپکے دو لڑکے پہلے بچپن ہی میں فوت ہو چکے تھے۔ اللہ نے اپنے خاص فضل سے آپ کو اولاد نرینہ مرحمت فرمائی۔ بڑی خوشی کی بات تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اپنا رشتہ اسوقت پیش کیا۔ جب کہ دنیا ابھی اس بدر اسلام کو نہیں پہچانتی تھی۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح کیلئے کیا بلحاظ قرابت اور کیا باعتبار تعلقات خدمات سلسلہ ضروری تھا۔ کہ اس بچے کا نام حضور خود ہی رکھتے۔ اور انکو مبارکباد بھی بھیجتے۔

دوسرے صاحب محمد امین خاں ہیں۔ یہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ انسان ہے۔ کہ جس نے امام کے حکم پر صرف دو گھنٹے میں دو ہزار میل سفر کی تیاری کر لی۔ اور بغیر ایک پیسہ خرچ لینے یا طلب کرنے کے ایک ننھی سی بچی اور بیوی کو چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔ اور بخارا میں ایک جماعت قائم کر کے لوٹا۔ سات زندانوں میں مہینوں قید رہا۔ اور وہ صعوبتیں اور مشکلیں اور تکلیفیں اللہ کی راہ میں اٹھائیں۔ کہ آپ ان کو سننے کی تاب نہیں لا سکتے۔ حضرت امام نے جب فرمایا۔ کہ مجھے بخارا کے لئے پھر دو جوانوں کی ضرورت ہے۔ تو محمد امین خاں نے سب سے پہلے اپنا نام پیش کیا۔ چنانچہ دوسری بار یہ صدق کوش بھائی روانہ ہو گیا ہے۔ اور ایسی حالت میں روانہ ہوا۔ کہ اسکے ہاں چند دنوں میں بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ ایسے حالات میں ولادت کی مبارکباد دی۔ اور اس بچہ کا نام رکھنا حضرت خلیفۃ المسیح کا اپنا ہی کام تھا۔ کیونکہ آپ ہی اپنے مبلغین اور مجاہدین کے بال بچوں کے متولی ہیں۔ اور ایسے انسان کا حق ہے۔ کہ اس کی خوشی میں تمام جماعت حصہ لے۔

تیسرا شخص وہ نوجوان ہے۔ جس نے اپنی زمین بیچ کر یہاں ایک مکان بنایا اور پھر ایک ناچیز سی نوکری کر لی۔ اس کو حضور کی خدمت ذاتی کا اتنا شوق ہے۔ کہ جب حضور کے ساتھ خادم بھیجنے کا سوال مجلس شوریٰ میں در پیش تھا۔ تو ان کا نام بھی آیا۔ مگر آخر خرچ کو کم کرنے کے لئے باوجود ضرورت شدیدہ کے یہی مناسب سمجھا گیا۔ کہ ایک ہی خادم کافی ہے۔ علی محمد چوہدری کا اخلاص دیکھئے۔ بہت دیکھئے۔ کہ اپنے خرچ کا خود انتظام کیا۔ اور جس طرح پر بکا۔ اگر اس کی تفصیل آپ کو معلوم ہو۔ تو آپ شاید اعتبار ہی نہ کریں۔ کہ کس طرح یہ اخلاص اپنے گھر کا اثاثہ بیچ دینے تک مجبور کر دیتا ہے۔ اور اپنے ذاتی خرچ پر ساتھ روانہ ہوا کوئی سیر کا شوق نہیں۔ دور مطلب نہیں۔ سوائے اسکے کہ اپنے امام کی خدمت کر سکوں۔ چنانچہ چوہدری صاحب کا وجود بھی بہت کارآمد ثابت ہوا۔ اب فرمائیے۔ ایسے انسان کے ہاں اگر بچہ پیدا ہوا۔ وہ خود تو گھر میں نہیں۔ اور وہاں سے تار میں اس کا نام بھیجدیا۔ تو کیا نقصان لازم آ گیا۔ جماعت پر فرض ہے۔ کہ وہ ایسے مخلصین کی قدر کرے کیونکہ یہی وہ باتیں ہیں۔ جو قوموں کی ترقی کی بنیاد ہیں۔

باقی ایک فقرہ ڈاک کی رسید اور اپنے اہل بیت کیلئے ہے۔ جنکے خطوط آپ کو کئی دنوں سے نہیں ملے تھے۔ جہاز ابھی کئی دن میں خشکی پر پہنچنے والا تھا۔ آپ چاہتے تھے۔ کہ خشکی پر پہنچتے ہی سب حالات سے واقفیت ہو جائے۔

پس مہاشہ صاحب! یہ ہے ضرورت اس تار کی۔ ابھی بہت سی باتیں ہیں۔ جو دوسروں پر ظاہر نہیں کی جا سکتیں۔ اور آپ کو معلوم نہیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا نظام کس قدر وسیع ہے۔ چھ سکرٹری حضور کے ساتھ ہیں۔ اور بارہ سکرٹری مرکز میں کام کر رہے ہیں۔ انکو ہمیشہ ہدایات دینا جبکہ دو چار گھنٹوں کے التوا سے بھی نقصان شدید ہو جاتا ہے کوئی معمولی بات نہیں۔ تاروں کا بہت سا حصہ دفاتر کے متعلق ہوتا ہے۔ جو طبع نہیں ہوتا۔ اسلئے بھی آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آ سکتا۔

(اکمل)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

اس نام سے ایک کتاب مولوی عبدالقیوم ملک صاحب۔ بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا سابق ایڈیٹر مسلم سٹینڈرڈ لنڈن نے شائع کی ہے۔ جو پروفیسر و تھارپ شاورٹ کی کتاب نیو ورلڈ آف اسلام کا نہایت دلچسپ ترجمہ ہے۔ جسے اردو خواں مسلمانوں کی ضروریات اور حالات موجودہ کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک مستقل تالیف کی صورت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ قریباً اڑہائی سو صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ہے۔ قیمت عہ اور شیخ عبدالرحمٰن حبیب الرحمٰن تاجران کتب بازار مائی سیواں امرتسر سے مل سکتی ہے۔ شائقین اصحاب منگوا کر مطالعہ کریں۔

ادعیۃ الرسول وہ تمام دعائیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف اوقات میں فرمایا کرتے تھے۔ اس کتاب میں جو جیبی سائز کی ہے جمع کر دی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی ترجمہ بھی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت ۲ ر۔

نیوگ شاستر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مبلغ علاقہ ارتداد کی تصنیف کردہ

... یہ دونوں کتابیں ... قادیان سے مل سکتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعلیٰ دفاتر کی جدید تنظیم

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعلیٰ دفاتر ملا کر ایک صدر دفتر بنایا گیا ہے - دفاتر کی جدید تنظیم حسب ذیل ہے -

نام دفتر	پتہ جس پر خط و کتابت کرنی چاہیئے -	افسران اعلیٰ کے موجودہ عہدے -	افسران اعلیٰ کا مخفف پتہ	تار کا پتہ
ایجنٹ	ایجنٹ	ایجنٹ	اے جی - ٹی - A.G.T.	نوورکا novorca.
ٹریفک منیجر اوپریٹنگ / لوکورننگ سپرنٹنڈنٹ	ایجنٹ اوپریٹنگ	چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ	سی - او - پی - ایس C.O.P.S.	نارووسٹ norwest
ٹریفک منیجر کمرشل	ایجنٹ کمرشل	چیف کمرشل منیجر	سی سی ایم - C.C.M.	
چیف انجنیئر	ایجنٹ وے اینڈ ورکس	چیف انجنیئر	سی - ای - این - C.E.N.	
لوکو سپرنٹنڈنٹ / کیرج اینڈ ویگن سپرنٹنڈنٹ	ایجنٹ میکنیکل	چیف میکنیکل انجنیئر	سی ایم - ای - C.M.E.	

دفاتر چیف آڈیٹر (سی - اے) کنٹرولر آف سٹورز (سی - او - ایس) کو موجودہ تنظیم سے مستثنےٰ کیا گیا ہے - اور ان کے مختلف تار کے پتوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی - اور وہ یہ ہیں:-

چیف آڈیٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے - (NOVERAUD) تار کا پتہ نووراڈ

کنٹرولر آف سٹورس نارتھ ویسٹرن ریلوے - Stores Lahore سٹورس لاہور

سی - وائٹن - لفٹننٹ کرنل - آر - ای -

ایجنٹ

(۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء)

آیندہ کیلئے اشتہارات کی اجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اجرت بہر حال پیشگی ہوگی - عدالتی اور ریلوے اشتہارات کی اجرت ... ارسال نیم بالمقطع ۱۵ روپے - دو صفحہ کیلئے اس سے زیادہ فی قسط ... زائد - منیجر الفضل

اندھیرے گھر کا چراغ جب اُٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں - (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو - (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو - (۶) جن کے بچے کمزور بد صورت پیدا ہوتے اور کمزوری رہتے ہوں ان کیلئے ان گولی گوریا کا استعمال اشد ضروری ہے - قیمت فی تولہ ... تین تولے کیلئے ... محصول معاف ہوتو ... تار کا پتہ

المشتہر:- نظام جان عبداللہ جان معین الصحت - قادیان -

قادیان میں مکان بنانیوالوں کیلئے ایک نادر موقع

اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہے - تو ۱۵ اکتوبر تک روپیہ پیشگی بھیجنے والے کو مبلغ چودہ ... روپیہ فی ہزار اینٹ پختہ جس میں دس فیصدی ناقص یا روڑہ ہوگا - بھٹہ پر دیجاویگی - اینٹ کا سائز ۹×۴½×۳ جو بھٹہ پر موجود ہے - اگر کوئی شخص صرف بیعانہ ہی یا سودا کرنا چاہے - اس کو ماہ جنوری میں اینٹ ... روپیہ بموجب شرح مذکورہ بالا دیجاوے گی -

عبدالرحمٰن و محمد عبداللہ احمدی مالک بھٹہ احمدیہ قادیان دارالامان

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا مگر جب میں نے خود استعمال کیا - تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا - میدان ارتداد میں بہتوں نے اس سے روشنی پائی - بہت لوگوں نے آپ کو دعائیں دیں - افسوس ہے - کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا - تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں - سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں - چنگا ہو جاتا ہے - ککروں کا تو نام و نشان نہیں رہتا - سرخی کٹ جاتی ہے خارش مٹ جاتی ہے - آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں - خود میری آنکھیں عرصہ پانچ سال سے سخت خراب تھیں ککروں کا اسقدر زور تھا - کہ کار ڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا اور روشنی کی برداشت نہیں تھی - علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب سے اپریشن کرایا جس سے مجھے فائدہ ہوا - مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا - جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی - اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنے کے آنکھیں تندرست رہتی ہیں - بلکہ یہ ککروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے - کاش کہ دنیا اس عجیب و غریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے والسلام

خاکسار محمد شفیع اسلم - انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد - فرخ آباد -

قیمت پانچ روپے فی تولہ محصولڈاک (۵ر) وغیرہ بذمہ خریدار:

مرزا حاکم بیگ احمدی - موجد تریاق چشم -

(ڈاکخانہ شاہدولہ) گجرات - پنجاب

مکان کی فروخت

واقعہ قصبہ قادیان میں میرا ایک مکان بعمارت خام موجود ہے - اور میں اس کو فروخت کرنا چاہتا ہوں جس صاحب کو مکان خریدنے کی ضرورت ہو - مجھ سے زبانی یا بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کریں - یا بذریعہ بابو اللہ دتا اسسٹنٹ پوسٹماسٹر صاحب - قادیان:

حنفی من مڈیکل انسٹیٹیوٹ ہی انگریزی و مادری زبان میں یونانی و ہومیوپیتھک سیکھنے کا آسان ذریعہ ہے - کورس ۲ و ۳ سال ٹائیٹل M.B.H.S. L.P.H.S. یونانی ٹائیٹل شمس الاطبّیہ و نجم الاطبّیہ یہاں بیرونی ڈاکٹر اور حکیم بھی امتحان دیکر ٹائیٹل حاصل کر سکتے ہیں - یہ کالج ۱۸۶۰ء سال کے ۱۴۲۱ قانون کے بموجب بنگال اور انڈیا گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے -

سکریٹری ڈاکٹر امید علی ۱۴ مشکالین کلکتہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ڈویژنل تنظیم

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی جدید تنظیم بلحاظ ڈویژن یکم ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء سے جاری ہوگی۔ بجائے موجودہ ضلعوں کے ریلوے لائن سات مندرجہ ذیل قسموں میں تقسیم کی جائیگی۔ کلیم (معاوضہ) اور ریفنڈ (روپیہ واپس کرنے) کے موجودہ طریقہ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاوے گی۔ جملہ خط وکتابت متعلقہ امور بالا صاحب ایجنٹ کمرشیل لاہور کے نام ہونی چاہیئے۔ سوائے کلیمز متعلقہ کراچی۔ کوئٹہ وشملہ کے جن کے بارے میں خط وکتابت مندرجہ ذیل افسران کے پتہ پر ہوگی:

ڈویژنل کمرشیل اوفیسر .... کراچی
ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن افسر .... کوئٹہ
اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن افسر .... شملہ

دیگر امور کے بارے میں جملہ خط وکتابت بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ معہ نام دفتر متعلقہ یعنی "آپریشن" "کمرشل" "رولنگ سٹاک" "وے اینڈ ورکس" ہونی چاہیئے:

راولپنڈی ڈویژن لائن کا وہ حصہ جو کہ بھکر (بہ استثناء بھکر) جھنگ گھمیانہ اور لالہ موسیٰ کے شمال ومغرب میں واقع ہے:

لاہور ڈویژن ازلالہ موسیٰ (بہ استثناء لالہ موسیٰ) تالدھیانہ (بہ استثناء لدھیانہ)
ازلاہور تامنٹگمری (بہ استثناء منٹگمری)
سیالکوٹ۔ جموں۔ نارووال برانچ:
پٹھانکوٹ برانچ:
از رائے ونڈ بھٹنڈہ بہ استثناء فیروزپور چھاؤنی شہر اور بھٹنڈہ:

سہارنپور ڈویژن ازلدھیانہ تادہلی۔
از بھٹنڈہ تادہلی۔
از بھٹنڈہ تاراجپورہ:
کیتھل وجیند شہر برانچز۔
کالکا۔ شملہ ریلوے:

فیروزپور ڈویژن ازفیروزپور چھاؤنی تاسکھوڈگنج:
ازفیروزپور چھاؤنی تاہوشیارپور، بہ استثناء جالندھر شہر:
ازفیروزپور چھاؤنی تاجالندھر چھاؤنی (بہ استثناء جالندھر چھاؤنی)
ازفیروزپور چھاؤنی تالدھیانہ (بہ استثناء لدھیانہ)
مکیریاں برانچ:
جیجوں دوآبہ برانچ:

از بھٹنڈہ (بہ استثناء بھٹنڈہ) تا سمہ سٹہ (بہ استثناء سمہ سٹہ)
ازامرتسر تا پاکپٹن بہ استثناء امرتسر وقصور:
ازلدھیانہ تاحصار:
ازمنٹگمری تاخانپور (بہ استثناء خانپور)
ازلودھراں تاسکھر:
ازشورکوٹ روڈ تاجھنگ گھمیانہ (بہ استثناء گھمیانہ)
ازخانیوال تاوزیرآباد (بہ استثناء وزیرآباد)
ازشورکوٹ روڈ تاشاہدرہ (بہ استثناء شاہدرہ)
ازخانیوال تاشیرشاہ:
ازسانگلہ ہل تاچیچو کی ملیاں:
ازلودھراں تامیلسی:

کوئٹہ ڈویژن لائن جو کہ جیکب آباد (بہ استثناء جیکب آباد) کے شمال ومغرب میں ہے۔ معہ نوشکی اکسٹنشن ریلوے:

کراچی ڈویژن ازکیماڑی خانپور وجیکب آباد معہ بدین۔ جاچراں وحیدرآباد ۔ میرپور خاص اینڈ کشمور برانچز

سی واٹسن۔ لفٹننٹ کرنل۔ آر۔ ای
ایجنٹ
۲۴-۹-۱

حضرت امیر المومنین کا خط

حضرت امیر المومنین جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔اے۔ امیر جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کذابوں کا انجام ایک قابل دید رسالہ ہے۔ محقق صاحب نے نہایت محنت سے مختلف زمانوں کے مدعیان مہدویت وغیرہ کے اسماء اور انجام کو بیان کر کے بتایا ہے۔ کہ جھوٹے مدعی کس طرح خائب وخاسر رہے۔ اور راستبازوں کی صداقت کو مشتبہ نہ کر سکے۔ فی الواقع محقق صاحب نے بہت مفید اور ضروری پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ اور سلسلہ کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین:

حضرت رسول کریمؐ کے بعد ... مدعیان مہدیت ومسیحیت ونبوت کے حالات درج کر کے دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج اسکی تردید کرنیوالے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ مگر کتاب تھوڑی تعداد میں چھپی ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔ قیمت عہ صفحہ دوسو:
مینجر رسالہ دستکاری کوچہ پنڈت دہلی

کتاب محقق کو شائع ہوئے تین سال ہوگئے ہیں جسمیں صداقت احمدیت پر ۱۳ دلائل درج ہیں جنکی تردید کرنیوالے کو ۱۳ سو روپیہ انعام بھی مقرر ہے۔ مگر آج تک کوئی اسکا جواب نہ دے سکا یہی وہ لاجواب کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ رسالہ دستکاری کوچہ پنڈت دہلی:

ضرورت رشتہ

میرے ایک دوست کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ جو ایک نوجوان شریف احمدی ہے۔ اور قادیان کے نزدیک ایک گاؤں میں دکان کرتا ہے۔ مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔ نکاح کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ قوم بافندہ سے ہو۔ مزید حالات ذیل کے پتہ سے دریافت کریں:

مولوی قطب الدین صاحب حکیم۔ قادیان

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

(مصدقہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول الحکیم نورالدین)

یہ سرمہ ککروں کیلئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو۔ سفیدی ہو۔ سرخی ہو۔ یا دھوپ کی چمک سے تکلیف ہو۔ خارش ہو دھند ہو سب کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول دو روپے تولہ۔ قسم دوم ایک روپیہ تولہ۔ ترکیب استعمال صبح وشام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کے سنیہ ثابت نہ ہو۔ بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو اور دو روپے سے کم نہ ہو۔ سرمہ واپس کر دے۔ میں وصول شدہ بقیہ قیمت واپس کر دوں گا۔ اس کے مجرب ہونے پر دو شہادتیں علاوہ اپنے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں:

میں نے میاں احمد نور کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا جسکو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر کئی جگہ استعمال کیا۔ سب نے اسکی تعریف کی۔ یہ سرمہ عمدہ ہے اور قابل قدر ہے: عبدالرؤف ہیڈ کلرک ہائی اسکول قادیان:

احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ ممیرا بہ ارشاد ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک ہفتہ لگایا تھا۔ بحکم خدا اب آنکھیں بالکل اچھی ہیں۔ اور نظر بالکل کامل ہو گئی ہے۔ سو میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ خادم حضرت خلیفہ ثانی۔ شیراتی دربان

سلاجیت مقوی جمیع اعضاء۔ بقدر دانہ نخود۔ صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں
قسم اول فی تولہ عہ ر

سید احمد نور کابلی احمدی موجد سرمہ ممیرا
قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مکان کی فروخت

واقعہ محلہ ارائیاں قادیان میں میرا ایک مکان بعمارت خام موجود ہے۔ اور میں اسکو فروخت کرنا چاہتا ہوں جس صاحب کو مکان خریدنے کی ضرورت ہو۔ مجھ سے یا بذریعہ خط وکتابت قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر ضروری خبریں

کوہاٹ کے ہندو اور گاندھی جی بھائی پرمانند کو گاندھی جی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ اگر کوہاٹ کے پناہ گیروں کو اس سے تسکین حاصل ہو۔ تو میں اپنی جان تک قربان کر دوں گا :

امتحان میٹرک سے عمر کی قید موقوف کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ نے میٹرک پاس کرنے والے طالب علموں کی عمر کی پابندی اڑانے کا ریزولیوشن پاس کر دیا :

سر کریم بھائی کی وفات سر کریم بھائی جنہوں نے حال ہی میں مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا تھا۔ ۲۶ ستمبر کی شام کو فوت ہو گئے :

ایک گاؤں سے بمب کی برآمدگی روپڑ ۲۹ ستمبر۔ مسٹر جسونت سنگھ بندرا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے چار اشخاص کے ایک گروہ کو گرفتار کیا۔ جس کا سرغنہ بچنا در سنگھ تھا۔ ان کے متعلق اطلاع ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے قصبہ نواں گاؤں میں بم چھپا رکھے ہیں۔ تلاشی پر ایک بمب ملا :

کوہاٹ کے لوٹے ہوئے زیور سیکرٹری کمیٹی پناہ گزینان کوہاٹ نے راولپنڈی سے حسب ذیل تار چیف کمشنر پشاور اور ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو ارسال کیا ہے۔ ہمارے لوٹے ہوئے زیورات راولپنڈی و پشاور میں فروخت کئے جا رہے ہیں۔ دیکھ بھال کا کوئی تسلی بخش انتظام نہیں :

فساد کوہاٹ کا پہلا دن پانیر رقمطراز ہے۔ کہ کوہاٹ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ فسادات کے پہلے دن صرف مسلمان مجروح و مقتول ہوئے تھے :

رنگیلے رسول کا مقدمہ لاہور یکم اکتوبر۔ مسٹر سی ایچ گڑزنی مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں رنگیلے رسول کا مقدمہ جو حکومت کی طرف سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف قانون تعزیرات ہند مہاشہ راجپال کے خلاف چل رہا ہے۔ پیش ہوا۔ لیکن کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ مقدمہ کی آئندہ تاریخ ۲۰ اکتوبر مقرر ہوئی ہے :

دہلی میں ایک مسلمان کی گرفتاری دہلی کی پولیس نے ایک مسلمان کو گرفتار کیا۔ جو ایک جھنڈا ہاتھ میں لئے گلیوں میں پھر رہا تھا جھنڈے پر اردو الفاظ میں لکھا تھا۔ کافروں کو مار ڈالو۔ ملزم حوالات میں ہے :

پنجاب میں پلیگ سے نقصان شملہ ۳۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۴ء کے پہلے چھ مہینوں کے اندر پنجاب میں ۲ لاکھ سے زیادہ اشخاص پلیگ سے فوت ہوئے :

نائب ناظم ننکانہ کی گرفتاری بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سردار کشن سنگھ نائب ناظم ننکانہ صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے :

نابھہ جیل کے قیدیوں کیلئے گرم کپڑے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو ناظم نابھہ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ گیارہ اکتوبر تک نابھہ کے اکالی قیدیوں کے لئے ایسے گرم کپڑے بخوشی وصول کرے گا۔ جو ان کے لئے ارسال کئے جائیں۔ ان قیدیوں کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہے۔ پربندھک کمیٹی نے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ اس مطلب کے لئے کپڑے ارسال کریں :

مدراس میں جبری ابتدائی تعلیم مدراس کارپوریشن اپنے چار علاقوں میں آئندہ مالی سال میں جبری ابتدائی تعلیم کا نفاذ کرے گی :

ملتان میں طاعون مرض طاعون ملتان میں پھر دفعتہً نمودار ہو گیا ہے۔ اور تین کیس ہو چکے ہیں :

مرزاپور سٹریٹ کا مقدمہ بم بازی مرزاپور سٹریٹ کے مقدمہ بم بازی کے متعلق مسٹر جسٹس سہروردی نے حکم دیا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کے آئندہ اجلاس میں ملزم اوّل بسنت کمار پر قتل عمد اور قانون مادہ آتشگیر کے تحت میں پھر مقدمہ چلایا جائے۔ جیوری نے ملزم کو بے قصور ٹھہرایا تھا :

مکہ معظمہ کی تسخیر لنڈن ۲۹ ستمبر لنڈن کے سیاسی حلقوں کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مجاہدین نجد کے مکہ معظمہ پر قابض ہو جانے کا خطرہ بلاشبہ شدید ہے۔ لیکن ہنوز مکہ مسخر نہیں ہوا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حجاج زائرین کے راستے اگر مخدوش ہو گئے۔ تو برطانیہ مداخلت کرے گا۔ لیکن ایسی کارروائی ابھی تک نہیں ہوئی :

مسجد پیرس کی تعمیر ہاواس ایجنسی اطلاع شائع کرتی ہے۔ کہ فرانسیسی وزیر نوآبادیات نے اس مسجد کا معائنہ کیا۔ جو پیرس میں زیر تعمیر ہے۔ اس کی رائے میں مسجد کی تعمیر تسلی بخش طریق سے ترقی پذیر ہے :

اہل فلسطین کی درخواست نجد سے فلسطین کی مجلس عالیہ اسلامیہ نے سلطان ابن سعود سے بذریعہ تار اس امر کی درخواست کی ہے کہ وہ جدال اور قتال کو ترک کر کے قوم عرب کی خاطر ان جملہ اختلافات کو جو شاہ حسین اور ان کے درمیان ہیں۔ بذریعہ ثالث طے کر لیں :

موصل اور افواج ترکی لنڈن یکم اکتوبر۔ لنڈن اور جنیوا سے ترکی کو مزید پیغام ارسال کئے گئے ہیں۔ جن میں موصل میں ترکی افواج کی موجودگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے :

دو جہازوں کا تصادم جرمن جہاز ارمی جو بمبئی سے ہیمبرگ کی طرف جا رہا تھا۔ رود بار انگلستان میں ایک یونانی جہاز سے ٹکرا گیا۔ یونانی جہاز کو سخت نقصان پہنچا۔

کیا ترکوں اور انگریزوں میں جنگ چھڑ گئی ہے بغداد یکم اکتوبر۔ عماریہ سے تیرہ میل شمال کی جانب جو نئی لائن ہے۔ اس پر اسیرین لشکر نے برطانی افسروں کی نگرانی کے ماتحت قبضہ کر لیا ہے۔ ایک کے سوائے باقی تمام عراق کی پولیس کی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ ہو گیا ہے۔ ہوائی جہاز ٹرکش حملوں کی دیکھ بھال کے لئے تعینات کر دیئے گئے ہیں :

دریائے جمنا میں خوفناک طغیانی دہلی ۲ راکتوبر۔ دریائے جمنا کی طغیانی کل سے بہت زوروں پر ہے۔ پانی شہر کی فصیلوں تک پہنچ گیا ہے۔ بیلا روڈ کل شام سے زیر آب ہے۔ دریا میں نہانے اور کپڑے دھونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ آج صبح بہت سے مویشی مکانات اور کشتیں دریا میں بہتی ہوئی دیکھی گئیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ غازی آباد کے پاس قریباً ۲۰ دیہات زیر آب ہیں۔ دریا کے شمال کی طرف بہت سے اور دیہات بھی اسی حالت میں ہیں۔ دہلی غازی آباد اور شاہدرہ کے درمیان سڑکوں کے جتنے حصے ہیں سارے کے سارے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دہلی اور غازی آباد کے درمیان ۶ مختلف مقامات پر ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے آمد و رفت بالکل منقطع ہو گئی ہے۔ جمنا کے پل والی سڑک پر پانی بہہ رہا ہے۔ اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ پل بھی خطرہ میں ہے :

آگرہ کے سیلاب زدہ علاقہ میں بیماری خبر ہے۔ کہ ضلع آگرہ کے سیلاب زدہ لوگوں میں